سوال

(171) سود کا بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید دس سال سے سودی لین دین کر رہاہے۔ آج اللہ سے ڈر کر توبہ کرتا ہے۔ اور اپنے کل مال کی زکواۃ نکالتا ہے لوگوں ک ے زمہ باقی ماندہ سود کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جو مال اس نے سود لیکر جمع کیا ہے اس میں اصل بھی ہے آیا یہ مال پاک ہے یا ناپاک ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سود کا لینا دینا ہر صورت میں حرام ہے۔ توبہ کرنے سے لمعاف ہوجائے گا قبل از توبہ حالل و مخلوط از سود مال بعد توبہ کے پاک ہوجائے گا توبہ کرنے سے شرک و کفر تک معاف ہوجاتے ہیں انہیں گنا کبائر میں سے سود بھی ہے وہ بھی معاف ہوجائے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! التائلب من الذنب کمن لا ذنب لہ (ترجمہ) گناہوں سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہ تھا۔ مسئلہ مذکور میں قرآن اپنے ان الفاظ میں ناطق ہے۔

لَذينَ يَأكُلونَ لرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ لَّذى يَتَخَبَّطُهُ لشَّيطٰنُ مِنَ لمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا لبَيعُ مِثلُ لرِّبوٰا وَأَحَلَّ للَّهُ لبَيعَ وَحَرَّمَ لرِّبوٰا فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَ نتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى للَّهِ وَمَن عادَ فَأُولٰئِكَ أَصحٰبُ لنّارِ هُم فيها خٰلِدونَ ٢٧٥ (بقرة)

ترجمہ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ نہیں اٹھتے ہیں مگر جیسے وہ شخص جس کو شیطان نے اچک لیا ہو۔ (یعنی مجنون) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خرید فروخت اور سود کو ایک کیا۔ حالانکہ اللہ نے خرید وفروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام جو اللہ کی طرف سے نصیحت آجانے کے بعد باز رہے تو وہ مال اسی کا ہے جو اس نے پہلے لیا اس کا امر خدا کے سپرد ہے لیکن جو باز نہ آئے وہی ان اہل نار میں سے ہے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے قول۔ فَلَهُ ما سَلَفَ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مال توبہ سے پہلے اور حرمت سے پہلے لے چکا ہے۔ وہ اس کا ہو گیا یعنی اس کا رکھنا اس کے لئے جائز ہے۔ اس کے واپس کرنے کا صراحةً حکم نہیں ہے۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَ نتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى للَّهِ۔ الخ

حديث اي من بلغه نهي الله عن اربوا فانتهي حال وصولا لشرع اليه فله ما سلف من العاملة لقوله عفا الله عما سلف كما قال النبي صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة وكل ربوا في الجاهلية موضوع تحت قدمي هاتين واول اضع ربا لاعباس ولم يامر هم برد الزيادات الماخوذة في الجاهلية بل عفا عما سلف كما قال الله فله ما سلف وامره الى الله الخ

اور تفسیر مواہب الرحمٰن میں آیت کریمہ کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے یعنی جس شخص کے پاس آگئی نصیحت اس کے رب عزوجل کی طرف سے پس وہ باز رہا۔ یعنی بیاج کھانے سے جو

گزرچکا ہے وہ اس کیلئے ہے۔

فائدہ۔ یعنی وہ بیاج اس سے واپس نہیں لیا جائے گا جو حکم الہی کہ پہنچنے سے پہلے وہ جمع کرچکا ہے۔ الخ اور اگر توبہ کے وقت اصلرقم اور سود کے مال سے لوگوں کے زمہ باقی ہے تو توبہ کے بعد اپنی اصل رقم لے لے اور سود کو چھوڑ دے۔ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے۔ يَٰٓأَيُّهَا لَّذِينَ ءَامَنُوا تَّقُوا للَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ لرِّبَوٰٓاْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ للَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩ (بقرة)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو رہ گیا ہے سود اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور اگر توبہ کرو گے تو تم کو پہنچتے ہیں اصل مال نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ (اہل حدیث دہلی 15 مئی سن 1954ء)

سود کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کا ایک خطبہ

سود کی حرمت

دنیا میں بالعموم اور عربوں میں بالخصوص کئی اور روگ تھے۔ جو پورے معاشرے کو تباہ و برباد کئے ہوئے تھے۔ اور دامن انسانیت پر بدنما داغ تھے ان میں سے سود اور شراب بھی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کے پیش نظر ان تمام برائیوں کا استیصال تھا جو انسانی معاشرے میں تھیں اور پھر آئندہ اس عظیم اجتماع کو خطاب کرنے کا موقع بھی باقی نہیں رہا تھا اس لئے آپ ﷺ نے اس موقع پر اس کے بارے میں بھی آخری فیصلہ فرما دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ربوا الجاہلیة موضوع اول ربوا صغ ربوا عباس بن عبدا لمطلبیعنی سودی لین دین آج سے حرام قرار دیا جاتا ہے۔ اور وہ تمام سود جو کسی کا بھی ہو اور کسی کے زمے ہو اور چاہے اس کی کتنی ہی بری مقدار کیوں نہ ہو آج سے کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ نہ سود لینے کا استحقاق رکھنے والا سود کا مطالبہ کر سکتا ہے اور نہ سود دینے پر مجبور انسان اب سود کی رقم ادا کر سکتا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود کالعدم قرار دیتا ہوں۔

سود کی حرمت معاشرے پر احسان ہے۔

آج کے دور میں جب کہ سودی کاروبار بہت برے پیمانے پر ہو رہے ہیں اور ایک طبقہ کے نزدیک سود تجارت کا جزو بن کر رہ گیا ہے۔ اور بظاہر اس کی وجہ سے ایک طبقے کو بڑے بڑے منافع بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اس طبقے کے ترجمان اسلام کے اس حکم پر حیرت زدہ ہیں کہ اسلام نے اتنے نفع بخش کام کو حرام قرار دے کر اپنے ماننے والوں کو اقتصادی معاشی تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا ہے۔ اور اس کے مرتکب کو بڑی بڑی سزاؤں کی وعیدیں سنا کر ان کی خوش حالی کی موت کو ان کے سروں پر مسلط کر دیا ہے۔ لیکن آپ غور کریں۔ تو آپ بھی اس یقین پر مجبور ہوں گے کہ اسلام نے کود کو حرام قرار دیکر انسانیت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

اسلامی معاشرہ

اسلام دنیا میں ایک ایسے معاشرے کی بنیاد ڈال رہا تھا جس میں رحم و کرم محبت و مودت ایثار و تعاون اور بھائی چارہ ہو اس معاشرے میں تمام انسان مل جل کر زندگی گزاریں ایک دوسرے کی مصیبتوں میں کام آیئں ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہو اور دوسروں کی مصیبت کو اپنی مڈ یبت تصور کر کے اسے مل جل کر دور کرنے کی کوشش کریں امیر و غریب کے الگ الگ فرائض مقرر کیے خیرا و صدقات اور زکواۃ کے اصول وضع کر کے سرمایہ داروں کو خزانے کا سانپ بننے سے روکا ہے۔ غریب کو گداگری اور سوال کی ذات سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ اسلام شخصی ملیکت کو فطری اور صحیح تسلیم کرتے ہوئے۔ سرمایہ کی تقسم اور غریبوں اور مفلوک الحال لوگوں کے گزارنے کے انتظام کے لئے اسلامی حکومت کے ہاتھ میں وسیع اختیارات سونپنا ہے سرمایہ داروں کے سرمایہ کے بارے میں اس کا صول ہے نوخذ من اغنیائہم وترء علی فقرائہم یعنی ہر آبادی کے سرمایہ داروں کے

سرمایہ سے ایجّ مقررہ حصّہ وصول کرکے غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ اصول زکواۃ کی وجہ سے دولت کا فن کرنا ناممکن ہوگیا۔ قانون وراثت نے سرمایہ کو ایک ہی خاندان میں سمٹ جانے سے وک دیا ہے۔ احتکار کی سخت ممانعت کی ئی ہے زکواۃ صدات عشر کفارہ وراثت جیسے قوانین نے اسلامی معاشرے میں ہر چھوٹے بڑے کو ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح مربوط کر دیا ہے کہ کوئی ایکدوسرے سے بے نیاز ہو کر صحیح معنیٰ میں مسلمان کہلوانے کا مستحق نہیں رہ جاتا ہے۔

سود خور انسانیت کا دشمن ہے۔

بخلاف اس کے سود انسان میں خود غرضی بے رحمی سنگدلی زر پرستی حرص واز کنجوسی و بخالت کو جنم دیتا ہے ایک سود خوار کیلئے اخلاق واقدار کی اہمیت کا کوئی سوال نہیں رہ جاتا ہے قرض دینے والے ساہوکار کو صرف اپنے سود کی پرواہوتی ہے اس کو اس سے کوئی غرض نہیں کہ قرض لینے والا تباہ وبرباد ہورہا ہے اس کے بچے فاقوں کی وجہ سے موت وزیست کی کشمکش میں بنتلاہیں اگروہ رحم وکرم ایثار وقربانی ہمدردی ومحبت سے کام لے تو اس کا سارا کاروبار تباہ اور برباد ہوجائے اس لئے اس نام کی اس کے یہاں کوئی چیز نہیں ہوتی ہے۔ یہ جزبات کو دغرضی کو اتنا بڑھادیتے ہیں کہ انسان جبلت وفطرت کے اعتبار سے ایک انسان کو دوسرے انسان سے جتنی ہمدردی ہونی چاہیے۔ اتنی بھی ان سرمایہ داروں کے دلوں میں نہیں ہوتی ہے اگر ایک شخص کے گھر مُں بے گوروکفن لاش پڑی رہ جائے یا کسی کا اکلوتا بیٹا غریب وبے کس ماں باپ کے سامے اس لئے دم توڑ رہا ہے کہ علاج کیلئے اس کے پاس پیئے نہیں ہیں ایسے اشخاص بھی اگر کسی سودی لین دین کرنے والے سے قرض مانگیں تو وہ مہاجن یا توانکار کردے گا یا تمام انسانی ہمدردی کو بالائے طاق رکھ کر اس سے عام نرخ سے زیادہ شرح سود کا مطالبہ کرے گا۔ یہ روزمرہ کے تجربات ہیں قساوت قلبی اور دل کی سیاہی اس درجہ بڑھ جاتی ہے کہ انسانی شرافت اور فطری ہمدردی کی روشنی کی جھلک بھی وہاں تلک نہیں پہنچ پاتی۔

آپ ﷺ نے اس عظیم اجتماع میں اسی لئے سود کی حرمت اور اس کے فوری استیحصال پر زور دیا ہے کہ یہ طریقہ درحقیقت اسام ہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ پوری انسانیت اس کی وجہ سے کراہ رہی ہے۔

معاشی لحاظ سے سود کے نقصانات

یہ تو اخلاقی لحاظ سے سود کی مضرتیں تھیں۔ معاشی واقتصادی لحاظ سے بھی سود متعدد نقصانات کا حامل ہے۔ تجارت وصنعت زراعت یا کسی بھی منفعت بخش کاروبار کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ سرمایہ اور محنت میں بہتر قسم کا توازن ہوا ہیں سے کسی طرف بھی ڈھیل اور کمزوری ہے تو وہ کاروبار بار آور نہیں ہوسکتا لیکن سودی قرض دینے عالوں کو اس سے کوئی غرضنہیں ہوتی کہ تجارت میں منافع ہورہا ہے یا بقصان سرمایہ دار صرف اس وقت مقررہ کا انتظار کرتا ہے جب اس کے سود کی مقررہ رقم دگنی اور سہ گنی ہوجائے جتنی بھی زیادہ مدت تک رقیبہ اس کام میں رکا رہے گا اس کا منافع بڑھتا رہے گا۔ چاہے اصل کام کرنے والے کو مسلسل نقصان ہی کیوں نہ ہوتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ سرمایہدار اپنا بہت سا سرمایہ اس لئے کاروبار مُں نہیں لگاتا ہے کہ وہ شرح سود کے بڑھنے کا انتظار کرتا ہے اگر عوامی فلاح وبہبود کے کاموں مُں سرمایہ لگا کر اُسے تین چار فیڈسی سود ملنے والا ہو اور کسی فلم کمپنی سینما ڈانس گھر یا شراب کے کاروبار جیسے غیر اخلاقی کاموں میں روپیہ لگا کر اسے دس بارہ فیصدی سود مل سکتا ہے تو وہ سرمایہ داران عوامی بہبود کے کام کو چھوڑ کر انہیںغیر اخلاقی کاموں میں اپنا سرمایہ لگائے گا خدارا آپ بتائیں کہ یہ ذہنیت کسی ملک اور قوم کو کس طرف لے جائے گی۔ ؟

بینک کا سود

بینکنگ سسٹم کو جو صرف سودی کاروبار کیلئے ہے۔ اس کی وابستگی عوامی زندگی سے کچھ اس طرح کی ہے کہ اب اس کے ظاہری مفاد کے سامنے اس کی مضرت کا کوئی پہلو ہی نظر نہیں آتا حالانکہ آپ اس طریقہ کار کا غائر مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بینکنگ سسٹم بھی ملک وقوم کی پریشانیوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ بینک درحقیقت چند ساہو کاروں کا مشترکہ سودی کاروبار ہے اس طریقے میں ابتدا ہی سے کو دغرضی کا پہلو سب سے زیداہ نمیاں ہے بین کا سارا کاروبار ان سرمایہ داروں کے سرمائے کی بجائے ان امانت

داروں کے سرمایہ سے چلتا ہے جو اپنا روپیہ بغرض حفاظت بین میں رکھتے ہیں اور اس پر ایک حقیر رقم تین چار فیصدی سود کے نام سے وصول کرتے ہیں بینک کا یہی سرمایہ اس کی روح رواں ہوتا ہے ۔ لیکن بینک کی پالیسی سے ان امانت داروں کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے ۔ روپے کو کس طرح استعمال کیا جائے شرح سود کیا ہو؟ اسکی مینجنگ کنیٹی کیسے مرتب ہو؟ انتا منا ہم امور کا تصفیہ ان چند سرمایہ داروں کی منشاء پر منحصر ہے ۔ جو اس بینک کے شیئرز (حصہ دار) ہیں ۔ جن حصہ داروں کے حصے زیادہ ہوتے ہیں ۔ سارا عمل دخل انہیں کا ہوتا ہے ۔ بقیہ چھوٹے حصہ داروں کا ک بینک سے صرف اس قدر تعلق ہوتا ہے ۔ کہ منافع کی تقسیم پر ان کا حصہ رسدی پہنچ جائے ۔ یہ چند سرمایہ دار اپنی مرضی کے مطابق بینک کا روپیہ سود پر دیتے ہیں ۔ سرمایہ کا ایک حصہ یہ لوگ روزمرہ کیضرورتوں کےلئے اپنے پاس رکھتے ہیں کچھ صراجہ بازار کو قرض دیا جاتا ہے اور کچھ قلیل المیعاد قرضوں میں صرف کیا جاتا ہے ان قرضوں پر بینک کو ایک سے لے کر تین چار فیصدی تک سود ملتا ہے رقم کا بڑا حصہ کاروباری لوگوں کو بڑی بڑی کمپنیوں اور اجتماعی اداروں کو دیا جاتا ہے جو بالعموم مجموعی سرمایہ مُن سے 30 فیصدی سے لے کر 60 فیصد تک ہوتا ہے ۔ بینک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ یہی قرضے ہیں ۔ ہر بینک کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ سرمایا کا زیادہ سے زیادہ حصہ اسی قسم کے قرضوں میں لگے اس لئے کہ ان قرضوں پر سب سے زیادہ شرح سود ملتا ہے ۔

سرمایہ دار کو فائدہ غریب کو نقصان

اس طریقے سے جو آمدنی بینک کو ہوتی ہے ۔ وہ بینک کے شرکاء کے درمیان اسی طرح تقسیم ہوتی ہے ۔ جس طرح عام تجارتی کمپنیوں میں ہوتی ہے عام سود کے لالچ میں اپنی رقمیں بین میں جمع کرتے رہتے ہیں اور ایک حقیر منافع پر قانع ہیں اور انہیں کی رقم سے وراپورا نفع چند سرمایہ دار اٹھاتے ہیں یہ لوگ غریب اور کم دولت مند لوگوں کو قرضے نہیں دیتے بلکہ وہ ہمیشہ ان بڑے سرمایہ داروں کو روپے دیتے ہیں جو اچھی شرح سود ادا کر سکیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرمایہ مٹھی بھر انسانوں کے ہاتھوں میں سمٹ کر رہ جاتا ہے اور یہ اس خزانے کی بدولت سارے ملک اور قوم کی قسمت کے مالک بن بیٹھتے ہیں سیاسی معاملات سے لے کر معاشی واقتصادی اتار چڑھاؤ سب کچھ ان کے رحم و کرم پر ہوتا ہے بعض ملکوں میں تو حکومت کی پوری مشینری انکے اغراض و مقاصد کے مطابق چلتی ہے ۔ وہ جب چاہتے ہیں حکومت کی لگام کھینچ کر اس راہ پر موڑ دیتے ہیں جو ان کے مفاد کی راہ ہے بینکوں کے یہ درمایہ دار جب چاہتے ہیں اشیاء کو بازار سے غائب کر کے اس کے دام چڑھا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں بازار میں اس کی بہتات کر کے اسکوارزاں کر کے چھوٹے چھوٹے دوکانداروں کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں یہ درمایہ دار اپنے منافع کے پیش نظر قحط تک برپا کرا دیتے ہیں غرض کہ یہ پوری قوم کا خون چوستے رہتے ہیں ۔ اور قوم خوش ہے کہ بینک اس کی اقتصادی و معاشی زندگی میں اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے ۔

سود کا ہر طریقہ ظالمانہ ہے ۔

اسلام کی نگاہ میں یہ سارے طریقے ظالمانہ اور خلاف انسانیت ہیں ۔ اسلام نے ان ساری صورتوں کو سود کے زمرے میں شمار کر کے اس کے مرتکب کو سخت سزاوں کی وعید سنائی ہے اہل فقہ نے اس کی مختلف صورتیں لکھی ہیں ان میں سے بعض کاروبار اسلامی طریقے کے مطابق ہیں اور بقیہ سب سود میں شامل ہیں حاجت مندانہ اور صرفی قرضہ ہو یا تجارتی کسی پر سود لینا اسلام کے نشدیک جائز نہیں ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یورپ نے موجودہ سودی نظام کا جو ڈھانچہ بنایا ہے ۔ وہ حضور پاک ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھا ۔ اس لئے یہ صورت حرام نہیں ہے ۔ وہ لوگ اپنے نفس کو دھوکا دیتے ہیں ۔ اور مسلمانوں کو گمراہی میں مبتلا کرتے ہیں ۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ (اخبار الاعتصام لاہور جلد 10 شمارہ نمبر 49)

مذاکرہ علمیہ

بابت ربا اور سود

عرصہ سے میرا خیال تھا کہ مسئلہ ربا اور سود کے متعلق ایک مذاکرہ علمیہ جاری کیا جائے جس میں علمائے کرام جی کھول کر مضامین لکھیں ۔ آج اتفاقیہ ایک مضمون ہاتھ میں آیا تو وہی

پرانا خیال یاد آگیا۔ اس لئے آج سلسلہ شروع کیا جاتا ہے سلسلہ سے پہلے واقعات کا پش کردینا ضروری ہے ۔

(الف) ایک واقعہ یہ ہے کہ سرکار کی طرف سے ایک بینک جاری ہے جس کا نام سیونگ بینک ہے یہ ڈاک خانہ میں ہوتا ہے ۔ اس کے جاری کرنے سے سرکار کی یہ غرض ہے کہ جو لوگ تجارت پشہ نہیں ہیں وہ اپنی بچت کا کچھ روپیہ برائے رفع ضرورت اس بنک میں رکھا کریں چونکہ وہ روپیہ سرکار کسی نہ کسی کام مثلاً بھرریل وغیرہ صیغہ ہائے آمدنی میں لگاتی ہے ۔ اس لئے روپے کے مالکوں کو بھی سالانہ کچھ دیتی ہے ۔

)ب) دوسرا واقعہ یہ ہے بینک جو مہاجنی اصولل پرچلتے ہیں جن سے تجارت پشہ لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں اور امانت دار روپیہ ان میں رکھتے ہیں جس کا سود اہل بینک امانت داروں کو دیتے ہیں مگر اس سود سے جو بنک کو دیتا ہے امنتداروں کو کم دیتا ہے باوجود اس کے بینک کو اگر خسارہ ہوجائے تو حسہ داروں کے ساتھ ہی اما نتداروں کو بھی نقصان میں شرکت ہوتی ہے ۔

جواب ۔ بعض بینکوں میں یہ بھی دستور ہے کہ اما نتداران سے جو سود نہ لے وہ اس سودی رقم کو یدائی مشن کے سپرد کردیتے ہیں جس کو وہ اپنی تبلیغ میں کرچ کرتے ہیں اس تیوری صورت کے متعلق بعض مقامات سے مسجادر قوم کی بابت استفتاء آئے ہیں ۔ کہ یہاں مسجد کیر قوم فلاں بین میں نکع ہیں اہل بین سود لینے پر مجبور کرتے ہیں کہتے ہیں اگر تم نہ لوگے تو ہم حسب قانون عیدائی مشن کو دیں گے ایسی صورت میں وہ اس سود کو لوگوں کے عندائی بنانے پر صرف کریں گے ان واقعات کے علاوہ روزمرہ کا واقعی یہ ہے جہ تجارتی اصول سے کہ دوکاندار آپس میں ایک دوسرے سے مال خریدتے ہیں ۔ ان کیلئے کچھ دنوں کی مدت مقرر ہوتی ہے ۔ اس مدت کے اندر اندر روپیہ ادا نہ کرسکیں ۔ تو مہاجنی سود دیں اگر سود دینا منظور نہ کریں تو دیوالیہ نکل جائے گا جس سے تمام کاروبار بند منڈی میں دیعالیہ مشہور یہ اور اس قسم کے اور بھی واقعات ہیں جن کو زیر غور رکھیں اور حرمت ربا کے متصل ہی کتاب اللہ میں یہ لفظ بھی قابل غور ہیں ۔

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ٢٧٩ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا ۔ ان واقعات اور حکم خداوندی کو ملحوظ خاطر رکھ کر ارباب علم قلم اٹھائیں پھر جو لکھیں گے ان شاء اللہ مفید ہوگا ۔ آج جو مضمون درنج ہوتا اس کے لکھتے وقت راقم مضمون کو ان واقعات کا علم نہ ہوگا مگر آئندہ لکھنے والوں کو ملحوظ رہنے چاہییں بہر حال مضمون آمدہ درج زیل ہے ۔ (ایڈیٹر)

الکلام المحمود فی مذمت سود

ناظرین کرام !السلام علیکم ۔ حضرات مسلمانوں میں آجکل جاں سینکڑوں برائیاں سرائیت کرگئی ہیں وہاں ایک مرض مہلک سود کا بھی روز بروز ترقی پزیر ہوتا جاتا ہے بہت کم مسلمان ایسے ہیں جو اس فعل حرام سے بچے ہیں مسلمو غور کرو فرمان باری تعالیٰ کھلے لفظوں میں اس کی تردید کریا ہے ۔ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا یعنی حلال کیا اللہ نے خرید وفروخت کو اور حرام کیا ہے سود کو اہل جاہلیت کی یہ عادت تھی کہ جب قرضدار سے اپنا روپیہ وصول کرنے کا وقت آتا تو تقاضا کیا کرتے تھے پس قرضدار کہتا تھا کہ میری کچھ مہلت بڑھا دو میں کچھ رقم بڑھا دوں گا چنانچہ دونوں ایسا کیا کرتے تھے اور یوں کہتے تھے ۔ کہ اول خرید و فروخت کے وقت نفع بڑھانا یا مدت مہلت ختم ہونے پر تاخیر کی وجہ سے کچھ رقم میں اضافہ کردینا دونوں برابر ہیں پس حق تعالیٰ نے ان کی تکذیب میں آیت مذکورہ کو نازل فرمایا کہ (دونوں برابر کیسے ہوسکتے ہیں حالانکہ) بیع و شرا کے زریعہ سے تجارت منفع کو اللہ نے حلال کیا ہے اور تاخیر مہلت کی وجہ سے مال میں زیادتی کرے کو جس کا نام سود ہے اللہ نے حرام کیا ہے ۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے ۔ پس ساری مخلوق اسکے غلام ہیں ۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہے ان میں حکم جاری فرمادے ۔ اور غلامی کا جو چاہے کام لے کسی کو اس کے حرام و حلال کئے ہوئے پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں ۔ کہ

نینگیختن علت از کار تو

میرے پیارے بھائیو سنو! ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَوٰٓا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ٢٧٨

ترجمہ ۔ یعنی اے مسلمانوں اگر تم سچے مومن ہو تو اللہ سے ڈر کر سود خوری چھوڑ دو ۔ ورنہ یاد رکھو! فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی اگر تم سود خواری نہیں چھوڑتے تو تیار ہوجاؤ اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے ۔

بھو یئو کیا تم میں حق تعالیٰ سے لڑنے کی طاقت اوراُس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کرنے کی ہمت ہے اور کیا تمہارے پاس وہ آلات حرب ہیں جن سے تم شہنشاہ حقیقی دوجہاں سے لڑائی کرسکو ہم نے مانا کہ تم سود سے کچھ دنیاوی نفع اٹھالوگے مگرانجام کیا ہوگا رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ میں نے خون کی ایک نہر دیکھی۔ جس میں ایک شخص غوطے کھا رہاہے اور مرتاپھڑپھڑتا جب کنارے کی طرف پہنچ کرنکلنا چاہتا ہے۔ تو ایک فرشتہ اس کے منہ پرپتھر مارتا ہے جسی کی تاب نہیں لاسکتا اور پھر اندر چلا جاتا ہے۔ یہی حالج اُس کا ہورہاہے میں نے دریافت کیا اسے یہ عذاب کیوں ہورہاہے۔ حکم ہوا یہ سود خوار ہے (بخاری) آپ ﷺ فرماتے ہیں سود لینے والا اور دینے عالا لکھنے والا گواہ رہنے والا سب ملعون ہیں اور فرمایا۔ ہم سواء اور سب گناہ میں برابر ہیں (مسلم) اور آپ نے فرمایا !الربوا سبعون جذا الیزہاان ینیخ الرجل امہ سود کے ستر گناہ ہیں جن میسب سے ہلکا گناہ اپنی سگی ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے (حاکم واحمد ومشکواۃ) بلکہ ایک اور حدیث میں ہے کہ سود کے کچھ اوپر ستر گناہ ہیں اور شرک بھی سود کے مانند ہے۔ (بزار) شاید یہ لوگ سود کوچھوٹا گناہ سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ نبی امی فداہ ابی وامی ﷺ فرماتے ہیں ایک درہم سود کالینا چھتیس زنا کاریوں سے بدتر ہے (دار قطنی وطبرانی واحمد) اور ایک زنا کاری ساٹھ سال کی عبادت خالص کوغارت کردیتی ہے (ابن حبان) پھر اے ہ لوگو جوہزاروں لاکھوں سودی روپ کھاگئے جن کی ساری تجارتیں سودی کاروبار پر چل رہی ہیں کبھی تم نے بھی اپنی عاقبت پر غور کیا یا صرف پیٹ پالنے اور امیربننے ہی سے مطلب ہے کیا تم نے نہیں سنا رسول ﷺ فرماتے ہیں میں نے شب معراج میں دیکھا ایک قوم ہے جن کے پیٹ بڑے بڑے مکانوں کی طرح اونچے ہورہے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے سانپ پھر رہے ہیں۔ اور انہیں ڈس رہے ہیں کوئی نہیں جوان کی ہائے وائے پر رحم کرے بری طرح تڑپ تڑپ کرجان ہلاک کررہے ہیں۔ پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا گیا یہ سودخوار لوگ ہیں۔ (مسند احمد) اسی واسطے آپ ﷺ فرمایا کرتے۔ لوگو!سات گناہوں سے بچو جوہلاک کرنے والے ہیں۔

1۔ ایک اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا 2۔ جادو کرنا 3۔ بلا اجازت شرعی کسی کو مارڈالنا 4۔ سود کھانا۔ 5۔ یتیم کا مال ناحق کھانا 6۔ جہاد کے وقت بھاگ کھڑے ہونا۔ 7۔ پاکدامن نفس مسلمان عورتوں پر بہتان باندھ کر بدنام کرنا (بخاری ومسلم)

ہمارے پشوا فداہ ابی وامی ﷺ فرماتے ہیں۔ چار قسم کے لوگ ہیں جنھیں نہ اللہ جنت میں داخل کرے گا نہ ان کو کوئی نعمت نصیب ہوگی۔ 1۔ سودخور۔ 2۔ شرابی۔ 3۔ یتیم کا مال کھا جانے والا۔ 4۔۔ ماں باپ کا نافرمان (حاکم) سودخوار سمجھتا ہے۔ کہ میرا مال بڑھتا ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک وہ گھٹتا ہے۔ قرآن

اللہ کریم سود کو گھٹاتا ہے۔ اور صدقہ کو بڑھاتا ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا سود اگرچہ بظاہر کتنا ہی بڑھے مگرانجام اس کا کمی ہی ہے۔ (ابن ماجہ) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سودخواروں نے زیادتی مال کے واسطے سود کو اختیار کیا بغیر اس طرف توجہ کئے کہ اللہ ناراض وغصہ ہوگا لہذا یہ زیادتی مٹ جائے گی بلکہ ساتھ میں راس المال بھی جائے گا۔ اور لوگوں کا قرضدار بھی ہوگا۔ جس کا انجام کار یہ ہوگا کہ دیوالیہ کی درخواست دے کر مفلسوں اور دیعالیوں کے دفتر میں نام لکھایا جائے (اعاذنا اللہ منہ) جیسا کہ اکثر سود کالین دین کرنے والے کو دیکھا گیا ہے۔ اور فرض کرو کہ وہ معزور بحالت تمول ہی مرے تو اس کے ورثاء کے ہاتھ میں مال جاکر کم ہوا کہ تھوڑا مانہ بھی نہیں گزرا کہ غائت درجہ فقیر وزلیل وخوار بن گئے (کمافی بصائر العشائر مطبوعہ دہلی ص 394)

سودخوار کا خیال ہے کہ میں نہایت عقل مند ہوں حالانکہ میدان محشر میں وہ دیوانہ بنا ہوا ہوگا۔ قرآن میں ہے کہ وَاِن لَّذِینَ یَأْكُلُونَ لرِّبَوٰا لَا یَقُومُونَ إِلَّا كَمَا یَقُومُ لَّذِی یَتَخَبَّطُهُ لشَّیْطَانُ مِنَ لْمَسِّ جولوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ قیامت کے دن مجنون بن کر قبروں سے اٹھیں گے سود کی کمائی حرام اور نبی ﷺ فرماتے ہیں مال حرام سے پیٹ پالنے والا جہنمی ہے۔ (طبرانی) اسی طرح مال حرام نہ صدقہ قبول ہوتا ہے نہ حج وعمرہ وغیرہ (بخاری ومسلم) بھا یئو آجکل جو ہم طرح طرح کے عذاب ومصائب آلام کے شکار ہورہے ہیں اور جوادبار وست ہمیں گھیرے ہوئے ہیں اس کے اسباب میں سے ایک سبب سودخواری بھی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس جگہ سودخواری وزنا کاری ہوگی وہاں کے لوگوں پر عذاب نازل ہوں گے۔ (حاکم) جس قوم مںں وودخواری ہوگی اس پر قحط سالی کا عذاب دائمی ہوگا (احمد) آج کوئی انسان اس پشگوئی کی صداقت میں شک کرسکتا ہے ؟ کونسا عذاب آسمانی ایسا ہے ہم پر نہیں آیا وہ کونسا سال ہے جس کے اندر قحط سالی نے اپنا تسلط ہم سے اٹھایا ہو آفتوں مصیبتوں کی موسلا دھار بارش اطراف عالم میں ہورہی ہے۔ آج کل لوگوں نے سود خوری کو مال غنیمت سمجھ رکھا ہے بے تکلف علی الاعلان سود لیتے دیتے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے کہ اس کی کیسی ممانعت ہے لیکن یاد رکھو!

جوبدن پالا گیا ہو لقمائے سود سے داخل جنت نہ ہو حضرت کا یہ فرمان ہے۔

من نبت لحمہ من السحت فالنار اولی بہ کئی دفعہ بیہقی میں موجود ہے ہم لوگوں پر طاعون عذاب عام ہوگیا ہے ۔ اور کوئی علاج بھی کیسی ہی کوشش سے ایجاد کیوں نہ ہوا ہو مطلق مفید ہوا مگر مسلمانوں کی غفلتاب تک وہی ہے پس چکے برباد ہوچکے مگر اکڑفوں نہیں گئی ۔ وہی رفتار بے ڈھنگی جو پہلے تھی سو اب بھی ہے ۔

بھا یئو ۔ اللہ کے آگے جھکو اللہ کے رسول کی ماتحتی اختیار کرو تاکہ اللہ اپنی رحمت کے دروازے تم پر کھولدے ۔ اپنے عذابوں سے ہمیں نجات دے ورنہ اندیشہ ہ ے کہ کہیں حالت بد سے بدتر نہ ہوجائے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں قسم اللہ کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری امت کے کچھ لوگ آرام واطمینان ہنسی خوشی بے خوف وخطرات کو سیئں گے اور صبح کو اللہ دفعتاً ان کی صورتیں مسخ کردے گا کیونکہ وہ حرام کو حلال کیئے ہوئے ہوں گے گانا بجانا شرابیں پینا سود کھانا ریشم پہننا ان کا شیوہ ہوگیا ہوگا ایک اور حدیث میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میری امت میں وہ لوگ جو شراب پیتے ہیں اور ریشم پہنتے ہیں اور گانا سنتے ہیں اور سود کھاتے ہیں اور قطع رحمی کرتے ہیں ان کو پروردیگار عالم دنیا میں ہی طرح طرح کے عذاب کرے گا کہیں انکی صورتیں مسخ کردی جایئں گی ۔ بندر اور سور بنادیئے جایئں گے ۔ کہیں زمین میں دھنسادیئے جایئں گے کہیں آسمان سے پتھر برسائے جایئں گے ۔ کہیں آندھی اور طوفان سے برباد کیے جایئں گے ۔ (بیہقی)

اللہ اکبر ۔ باوجود اس قدر وعید شدید کے بھی جو مسلمان اس حرام کام سے نہیں بچتے یا تو انہیں اللہ جل شانہ کی ذات پر ایمان ہی نہیں یا خوف خدا ان کے دلوں سے اٹھ گیا ہے یا وہ خدا کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے اس لئے کہ اگر یقین کامل ہوتا تو یقین سے عمل جدا نہیں ہوتا ہے دیکھیے پائخانہ پیشاب کی نجاست کا انسان کو یقین ہے آپ نے کبھی کسی صحیح المزاج آدمی کو اس کو کھاتے ہوئے نہ دیکھا ہوگا ۔ اسی طرح جس کو سود و شراب وغیرہ کی نجاست پر حسب فرمان نبوی ﷺ یقین ہے ۔ بھلا کیسے ممکن ہے کہ وہ اس نجاست کو چھو بھی لے ۔ ہمارا یہ زمانہ وہ زمانہ ہے جس کی بابت پیغمبر آخر الزمان ﷺ نے فرمایا تھا ۔ یاتی علی الناس ذمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القران الا رسمہ (بیہقی) یعنی میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں صرف اسلام کا نام ہی نام رہ جائے گا ۔ اور قرآن شریف کے صرف حرووف لکھے رہ جایئں گے ۔ نام تو مسلمان ہوگا مگر کام اسلام کے خلاف ہوں گے قرآن کریم کی تلاوت تو کریں گے مگر عمل سے کوسوں دور رہوں گے اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا جن میں سود خوری پھیل جائے گی اگر سود نہ کھائے گا تو غبار تو ضرور پہنچے گا (ابو دائود) آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے شراب خوری زناکاری سود خوری کا ظاہر ہونا بھی ہے (طبرانی) ایسے زمانہ میں اپنے کاروبار یا تجارت بیوپار میں شریعت کی پابندی کرنا اجر عظیم حاصل کرنا ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے ۔ التاجر الصدوق الامین معی النبیین والصدیقین والشھداء (ترمذی) یعنی تاجر سچا ایمانت دار قیامت کو نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا ۔ مسلمانوں رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں مبعوث ہوکر جہاں اور اصلاحیں کی تھی وہاں ایک اصلاح سود کی ممانعت ہے ۔ آپ کی بعثت سے پہلے عام طور پر سود لیا جاتا تھا جب آپ مدینہ تشریف لےگئے سب سے پلے آپ نے سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے جب لیا جائے تو ادھار اور کمی بیشی کو سود قرار دے کر حرام فرمایا اس کے بعد عرب میں جو دونے چوگنے سود لینے کا رواج تھا اس کی حرمت کے بارے میں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ۔ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَـٰفًا مُّضَـٰعَفَةً الخ مسلمانو! دوگنا چوگنا سود نہ لیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ اور سن 8 ہجری میں مطلق سود کے بارے میں سوۃ بقر کی یہ آیت نازل ہوئی ۔ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ ٱلَّذِى يَتَخَبَّطُهُ ٱلشَّيْطَـٰنُ مِنَ ٱلْمَسِّ الخ یعنی جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان نے چھوکر خبطی بنا دیا ہو ۔ پھر یہ آیت تھوڑے ہی وقفہ کے بعد نازل ہوئی ۔ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ الخ اور مطلق سود حرام ہوا ۔ آپ ﷺ نے آیت کے نازل ہوتے ہی لوگوں کو جمع کیا اور مسجد میں خطبہ سنایا اور تمام سود ہی کاروبار لین دین حرام کردیا ۔ چنانچہ سن 9 ہجری میں اہل نجران سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ سود نہ لیں اور سن 10 ہجری میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جبکہ اسلام کی تکمیل ہوتی ہے ۔ شاہ اسلام نے لاکھوں آدمیوں کے مجمع میں رخصتانہ نصیحتیں کرتے ہوئے صاف فرما دیا کہ سودی کاروبار باطل ہے گزشتہ سود نہ لیا جائے نہ دیا جائے عین اسی وقت یہ آیت ناز ہوتی ہے ۔ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَـٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٣

یعنی میں نے آج اپنا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کیں اور تمہارے لئے دین اسلام کو میں نے پسند کرلیا سلسلہ احکام الاسلام کی آخری کڑی حرمت سود کی آیت ہے (بخاری شریف)

مسلمانو! فرمان خداوندی کو مد نظر رکھو رسول اللہ ﷺ کا ادب کرو لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف اپنی آوازیں نہ اٹھاؤ جس کام سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کر دیا اس کا خلاف کر کے تم کبھی سر سبز نہیں رہ سکتے۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٦٣

اللہ کے رسول کا خلاف کرنے والے کسی زبردست فتنہ یا عذاب دردناک کیلئے امادہ رہیں۔

دوستو! اللہ کی ناراضگی رسول کی مخالفت اور عذاب آخرت کا خوف دل میں رکھ کر سچے دل سے توبہ کرو سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کے برابر ہے۔ والسلام وما علینا الا البلاغ (حررہ ابو العالیۃ المدعو محمد ہاشم محمدی ٹانڈوی عینی) (اخبار اہل حدیث امرتسر جلد 21 شمارہ 5)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 14 ص 152-166

محدث فتویٰ